Regd. No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم: چہار شنبہ ★ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۳ وفا ۱۳۳۴ھش ★ ۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۶۶

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نمایاں کامیابی

کالج کے طالب علم منور احمد سعید ایف۔ اے (آرٹس) کے امتحان میں اول آئے

ربوہ ۱۲ جولائی۔ یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ امسال پنجاب کے ثانوی تعلیم بورڈ کے زیر اہتمام ایف۔ اے (آرٹس) کا جو امتحان ہوا تھا۔ اس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم منور احمد سعید رول نمبر ۸۴۹ یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں ۶۷۴ نمبر حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی کالج اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

یاد رہے کہ ایف اے ایف ایس سی میں ساری یونیورسٹی میں کل ۱۲۶۷۰ طلبہ شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے صرف ۴۱۲۹ امیدوار کامیاب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کی اوسط ایف اے ایف ایس میڈیکل اور نان میڈیکل ہر سہ امتحانات میں یونیورسٹی کی اوسط سے بہتر رہی۔ چار طلبہ کا وظیفہ آنے کی امید واثق ہے۔ (مفصل کل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

سفر کے باعث حضور کو کوفت محسوس ہوتی رہی۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

ربوہ ۱۲ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تحریر کردہ جو ڈاکٹری رپورٹ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کی ہے۔ وہ درج ذیل ہے

لندن ۷ جولائی ہالینڈ کے عرصہ قیام میں حضور کو چکر وغیرہ کی شکایت رہی۔ مگر عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی اس عرصہ میں حضور تین روز کے لئے ہمبرگ تشریف لے گئے۔ جہاں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ ۲ جولائی رات کے گیارہ بجے حضور اقدس بمع قافلہ لندن تشریف لائے۔ دن بھر کے سفر کے باعث حضور کو بہت کوفت ہو گئی۔ مگر اگلے دن طبیعت بہتر رہی۔ ۴ جولائی کو حضور کی طبیعت بہت خراب رہی۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت تھی۔ ۵ جولائی کو طبیعت نسبتاً بہتر تھی۔ ۶ جولائی کی صبح کو حضور جسم میں عام کمزوری کی شکایت فرماتے رہے۔ ۷ جولائی کی صبح کو حضور اقدس نے فرمایا کہ طبیعت اچھی ہے۔ اب پھر چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے صرف گلے میں تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے دماغ پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ ویسے طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

اخبارِ ربوہ

— ربوہ ۱۰ جولائی۔ آج بعد نماز مغرب بزم حسن بیان کے زیر اہتمام صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے نے فن تقریر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

— ۹ جولائی کو قیادت ربوہ کے زیر اہتمام حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ایمان افروز حالات سنائے۔

بھارت راوی سے ایک اور نہر نکال رہا ہے

نئی دہلی ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارتی حکومت مادھوپور سے دس میل کے فاصلے پر دریائے راوی سے ایک نہر نکال رہی ہے جس سے مشرقی پنجاب کے مختلف علاقے سیراب ہونگے

مغربی بنگال میں بارش اور سیلاب کی تباہ کاریاں

کلکتہ ۱۲ جولائی مغربی بنگال کے شمالی علاقوں میں متواتر بارش اور سیلاب کی وجہ سے سخت نقصان ہو رہا ہے۔ اور کئی ہزار افراد پانی میں گھر گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دارجلنگ باقی علاقے سے بالکل منقطع ہو چکا ہے۔

مشرقی پاکستان کا مسئلہ جنیوا کانفرنس میں شامل کرنے کی مخالفت

پراگ ۱۲ جولائی۔ چیکوسلواکیہ کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں بتایا کہ میری حکومت امریکہ کا یہ مطالبہ کسی صورت میں نہیں مان سکتی۔ کہ مشرقی یورپ کی صورت حالات کو جنیوا کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔

---

۲ سے مجبور ہو کر برطانیہ قبرص کے متعلق اپنی موجودہ متشددانہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائیگی

قبرص میں دہشت پسندی کیخلاف ہر ممکن قدم اٹھایا جائے گا۔

(برطانوی وزیر نوآبادیات)

قبرص ۱۲ جولائی۔ برطانوی وزیر نوآبادیات جو کچھ دنوں سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ رات واپس لندن روانہ ہو گئے۔

روانگی سے قبل ایک بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ برطانوی حکومت قبرص میں دہشت پسندی کے رجحان کو دبانے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ اور اس بارے میں قبرص کے برطانوی گورنر جو کارروائی بھی کریں گے۔ میں وزیر نوآبادیات کی حیثیت سے اس کی مکمل ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہوں — ادھر قبرص کے ایک یونانی لیڈر نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ عالمی رائے عامہ

روس کی طرف سے ایران کو فنی امداد کی پیشکش

تہران ۱۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ روس نے ایران کو فنی امداد دینے کی پیشکش کی ہے حکومت ایران کے ایک ترجمان نے اس پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگر اس کے ساتھ کوئی شرطیں روس نے عائد نہ کیں تو ایران اسے منظور کرے گا۔

کینیڈا کے وزیر خارجہ روس جائینگے

واشنگٹن ۱۳ جولائی۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ نے روس جانے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا اگر کینیڈا اور روس میں میرے سفر کی تفصیلات پر اتفاق ہو گیا۔ تو میرا ارادہ اگلے موسم خزاں میں روس جانے کا ہے

یاد رہے کہ گذشتہ دنوں روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے سان فرانسسکو میں کینیڈا کے وزیر خارجہ کو روس آنے کی دعوت دی تھی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء

احرار اور اسلامی جماعت

مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت کے ایک ترجمان "اعلان" لائل پور کی اشاعت ۸ جولائی ۱۹۵۵ء میں "اسلامی دستور کا مطالبہ" کے زیر عنوان جو اداریہ شائع ہوا ہے۔ اس میں وہی عجیب و غریب طرز استدلال اختیار کیا گیا ہے۔ جو مودودی صاحب اور ان کے زیر اثر ان کی جماعت کے ترجمان اکثر اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ شروع ہی میں ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں

"مسلمان گزشتہ تیرہ صدیوں سے اس بات کی تمنا کرتے آئے ہیں۔ کہ وہ اپنے مذہبی اور دینی تصورات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ برعظیم پاک و ہند کے رہنے والے مسلمانوں نے اپنے انہی جذبات کی بنا پر پاکستان جیسے عظیم ملک کو جنم دیا۔ جس کے دو حصے ایک دوسرے سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں۔ اور ان میں بجز مذہب کے رنگ نسل یا زبان کے اعتبار سے کوئی چیز قدر مشترک نہیں ہے۔ پاکستان کا قیام تاریخ کا ایک بہت بڑا معجزہ اور ایک جغرافیائی عجوبہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر مسلمانوں میں اسلام کو زندہ کرنے کا جذبہ بدرجۂ اتم موجزن نہ ہوتا تو پاکستان موجودہ شکل و صورت میں کسی طرح وجود میں نہ آتا۔"

(روزنامہ اعلان لائل پور ۸ جولائی ۱۹۵۵ء)

اس بات کو جانے دیجئے کہ مودودی کی زیر قیادت ان کی جماعت نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اس کے قیام کی صرف مخالفت ہی نہیں کی تھی۔ بلکہ اس کے لئے جدوجہد کو جنت الحمقاء قرار دیا تھا۔ اور بڑے دعوے سے کہا تھا کہ پاکستان کا مطالبہ کرنے والے جس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ اور وہ اس کے متوالے میں قطعاً حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور کہ اس کے لئے جدوجہد کرنے والے اسلام سے نابلد ہیں۔

لیکن جب "ان اسلام سے نابلد" اور بقول روزنامہ "اعلان" "انگریزی تہذیب اختیار کرنے کے بعد اسلام سے رشتہ منقطع کر رکھنے والوں" نے پاکستان کا اصول منوا لیا۔ اور صوبہ سرحد میں پاکستان کے سوال پر استصواب رائے کرانے کا موقعہ آیا۔ تو مودودی صاحب بظاہر ذرا ڈھیلے پڑ گئے۔ اور فرمایا کہ ان کی جماعت کے افراد مختار ہیں کہ جس طرف چاہیں اپنا ووٹ ڈالیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان کی جماعت نے ووٹ ڈالے یا نہیں۔ اور اگر ڈالے تو کس طرف ڈالے۔ مگر مودودی صاحب کی خاص ذہنیت کے پیش نظر اغلب یہی قیاس ہے۔ کہ انہوں نے کانگرس ہی کا ساتھ دیا ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تک خان بھائیوں کی وجہ سے سرحد میں بظاہر کانگرس ہی کا زور تھا۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح پنجاب میں احراریوں کا زور دیکھ کر وہ میدان "ختم نبوت" میں نا نوان مطالبہ لے کر نکل آئے۔

جب تک پاکستان صرف مبہم سا مطالبہ تھا۔ تو وہ جنت الحمقاء تھا۔ اور اس کے لئے جدوجہد کرنے والے بے دین تھے۔ پھر جب سرحد میں پاکستان کے نام پر استصواب آیا تو بحران تھا۔ جب پاکستان بن گیا۔ تو پاکستان مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ تمنا کا ہیولیٰ بن گیا ع

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اس کے باوجود وہ لوگ جن کی دن رات کی محنت و مشقت سے پاکستان بنا جنہوں نے غیروں سے ہی نہیں بلکہ مولانا مودودی جیسے اپنوں سے جوتیوں لڑ کر مسلمانوں کے لئے ایک خطہ حاصل کر لیا۔ تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے ان پر وہی حملے شروع کر دیئے۔ چنانچہ ان حملوں کا اعادہ یہی رہا ہے۔ جو "اعلان" کے اداریہ متذکرہ بالا میں اختیار کیا گیا ہے مدیر محترم فرماتے ہیں۔

"لیکن یہ بھی مسلمانوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ ان میں ایک گروہ ایسا رہا ہے۔ جس نے انگریزی تہذیب اختیار کرنے کے بعد عملاً اپنے دینی تصورات سے اپنا رشتہ منقطع کر رکھا ہے اور اپنی پوری زندگی میں اسلامی خیالات و افکار کی بجائے انگریزی تہذیب و تمدن کو جگہ دے رکھی ہے۔ پاکستان کے قیام کا مقصد اسلام کا قیام تھا۔ اور یہی قدر مشترک اسے مضبوط اور مستحکم رکھ سکتی تھی۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد سے برسر اقتدار گروہ میں سے ایک طبقہ نے عملاً اس درجہ اسلامی نظام اور اسلام کی مخالفت کی ہے۔ کہ ملک آج تک اسلامی دستور سے محروم ہے۔"

(اعلان لائل پور ۸ جولائی)

اگرچہ ارباب حکومت میں ہمیں کوئی ایک بھی ایسا آدمی معلوم نہیں۔ جو اسلام کا دشمن ہو مگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے ان سے اقتدار چھیننے کے لئے ہر تخریبی عنصر سے مصافحہ ہی نہیں بلکہ معانقہ تک کی۔ مگر نہیں کی تو ان مسلمانوں سے جو برسر اقتدار تھے۔ اینگلو انڈین۔ عیسائی۔ کیمونسٹ۔ احراری دنگا باز غرض اسلام اور پاکستان کا کوئی دشمن ایسا نہیں۔ جس سے مودودی صاحب نے گلے مل کر تعاون نہ کیا ہو۔ حالانکہ بانی پاکستان قائد اعظم مرحوم بار بار اعلان کرتے پاکستان بننے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ کہ ہمارے پاس قرآن کریم کی صورت میں بنا بنایا قانون موجود ہے۔ ہمیں اس کے لئے باہر نہیں جانا پڑے گا۔ پھر ارباب حکومت نے قرارداد مقاصد بھی پاس کی۔ مگر یہ لوگ انہیں گالیاں دیتے۔ اور ان کے ہاتھ سے عنان حکومت چھیننے ہی کے درپے رہے۔

حیرت ہے کہ کل تک یہی احراری ایسے تھے کہ ان کے زور سے اور اتفاق سے ۱۹۵۲ء میں کراچی میں "اسلامی دستور" کے نام پر نیا قرآن کریم بنایا گیا تھا۔ اور پھر ان کے زور بازو سے پنجاب میں جو فتنہ و فساد کی فضا نشوونما پا رہی تھی۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے آٹھ مطالبات میں نواں مطالبہ بھی شامل کر لیا گیا۔ مگر آج جب مودودی صاحب کی فسادات میں بے وفائیاں دیکھ کر علماء اور احراری آپ سے بدظن ہو گئے۔ تو مودودی صاحب علمائے کرام اور احراریوں کے خلاف "بیان حقیقت" شائع کراتے ہیں۔ اور اسلامی جماعت کے ترجمان احراریوں کے خلاف کچھ اس قسم کا شور برپا کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ "اعلان" اپنے اسی اداریہ میں لکھتا ہے۔

"لیکن پاکستان میں دین کا نام لینے والا ایک گروہ ایسا بھی موجود ہے۔ جو نہ صرف خود اس جدوجہد میں شریک نہیں بلکہ اپنی تخریبی کارروائیوں سے اسلامی دستور کے محاذ کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ لوگ جماعت اسلامی کے خلاف طرح طرح کے جھوٹے الزامات اور قسم قسم کی بہتان طرازیوں میں مصروف ہیں۔ اور ختم نبوت کے مقدس نام پر اپنی تمام کوششوں کو مسلمانوں میں انتشار پھیلانے اور ان میں تفرقہ ڈالنے میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ حضرات اس طرح سے شعوری اور غیر شعوری طور پر لوگوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ جو یہاں اسلامی نظام کے مخالف ہیں۔ اور اسلام کا راستہ روکے ہوئے ہیں۔

خود اسلامی دستور کے بارے میں ان کا رویہ مخالفانہ حد تک موجود ہے۔ ان کی طرف سے اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ کہ اگر یہاں دستور اسلامی بنایا گیا۔ تو تحریک ختم نبوت دوبارہ اسی طرز پر چلائی جائے گی۔ گویا ارباب اقتدار سے کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ بے کھٹکے غیر اسلامی دستور نافذ کر دیں۔ ہم ان کی پشت پر ہیں۔"

(روزنامہ اعلان مورخہ ۸ جولائی ۱۹۵۵ء)

سوال یہ ہے کہ کیا یہ وہی علمائے کرام اور احراری نہیں ہیں۔ جن سے مل کر ۱۹۵۲ء میں کراچی میں نیا قانون بنایا گیا تھا۔ کیا یہ وہی علمائے کرام نہیں ہیں۔ جن کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جلسوں میں مودودی صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ یہاں بھی ہندو مسلم فسادات جیسے فساد ہوں گے۔ جن کنونشنوں میں حکومت کے خلاف اور احمدیوں کے خلاف بدزبانیاں کی جاتی تھیں۔ جن کے ساتھ مل کر احمدیوں کے خلاف سازشیں کی جاتی تھیں اس وقت تو مولانا مودودی اور ان کے لفٹیننٹ مولانا امین احسن اصلاحی۔ نعیم صدیقی نصر اللہ خاں عزیز اور مسٹر طفیل محمد ان علمائے کرام اور احراریوں کے پاؤں کی خاک بھی پوجنا سعادت سمجھتے تھے۔

ہم مودودی صاحب اور ان کے دوستوں سے جو آج علمائے کرام اور احراریوں کو اس طرح کوس رہے ہیں پوچھتے ہیں۔ کہ وہ کونسی نئی تبدیلی ان لوگوں میں ہو گئی ہے۔ کہ اب وہ آپ کے منظور نظر نہیں رہے۔ خود آپ کے بقول وہ پہلے بھی ایسے ہی تھے۔ جیسے کہ اب ہیں۔ کیا اس سے صاف نتیجہ یہ نہیں نکلتا۔ کہ تبدیلی ان میں نہیں ہوئی۔ بلکہ جب انہوں نے آپ کی ہوس اقتدار کا آلہ کار بننے سے انکار کر دیا۔ تو وہ آپ کے دل سے اتر گئے ہیں۔ اب لاکھوں "بیان حقیقت" شائع کریں۔ ان عذرات کی حقیقت "عذر گناہ بدتر از گناہ" سے زیادہ نہیں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ گزشتہ فسادات میں مسلمانوں کا جو خون بہا ہے۔ اس کی ذمہ داری علماء پر اور احراریوں پر اتنی عائد نہیں ہوتی۔ جتنی آپ پر ہوتی ہے۔ جو باتیں تحقیقاتی عدالت کے ریکارڈ پر نہیں آ سکیں۔ انہیں نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو پھر بھی جس قدر آئی ہیں۔ وہی ہمارے اس قیاس کی تائید کے لئے کافی ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کا دل تو شاید پھر گیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا دل ابھی نہیں بھرا۔ یہی وجہ ہے کہ "اعلان" پھر اتحاد و عمل کی دعوت دے رہا ہے۔ چنانچہ اسی اداریہ کے آخر میں لکھتا ہے۔

"ہم ان حضرات سے دردمندانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے قلوب میں اسلام کے لئے تھوڑا بہت بھی درد موجود ہے۔ اور اسلام کا نام محض شہرت اور ناموری کے لئے استعمال نہیں کیا جا رہا۔ تو آپ کو اس قسم کی تخریبی اور مسلمانوں کے ذہنوں کو پراگندہ کر دینے والی کارروائیاں ختم کر کے اسلامی دستور کی جدوجہد میں پوری ملت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اگر آپ کو دوسرے لوگوں سے کچھ اختلافات ہیں بھی۔ تو ان کے اظہار کے لئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

امام مہدی علیہ السلام کا انتظار — اور — انکار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان

محمد اجمل شاہد بی۔ اے

۲

منکرین امام مہدی علیہ السلام میں سے سب سے اول وہ لوگ ہیں جو منکرین حدیث ہیں۔ اور صرف قرآن مجید سے کسی آنے والے وجود کے متعلق نص صریح ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے سرخیل پرویز صاحب امام مہدی کے خیال کو مجوسی اور آریائی حلول کا چربہ قرار دیتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں

"رسالت قرآن کریم میں محفوظ ہے اور جب تک قرآن باقی ہے رسالت بھی باقی ہے۔ باقی رہی امامت (امارت) سو اس کا نظام ملت خود قائم کر سکتی ہے۔ اس کے لئے کسی مامور من اللہ کی ضرورت ہی نہیں۔ مہدی۔ مجدد۔ مسیح موعود کے تصورات غیر قرآنی ہیں اور ظل و بروز کے نظریات یکسر مجوسی اصول اور آریائی اوہام کا چربہ ہیں۔ جن کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔"

(معارف القرآن جلد چہارم ص ۷۰۳)

پھر لکھتے ہیں:۔

"آپ قرن اول کے تمام محفوظات چھان ڈالئے۔ آپ کو کہیں کسی جگہ بھی اس مسئلہ کے متعلق کوئی بحث نہ ملے گی۔ ان کے نزدیک نبوت کی حقیقت خدا کی وحدت کی طرح مسلّم تھی۔ کسی دل میں نہ اس کے متعلق کوئی خیال پیدا ہوا۔ رسول کی رسالت قرآن میں محفوظ تھی اور اس کی امامت مرکزیت کی شکل میں موجود۔ اس لئے اجرائے نبوت کا سوال ہی بے معنے تھا۔ کسی آنے والوں کا تصور ہی باطل تھا۔"

(ایضاً ص ۸۰۳)

اسی طرح مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے بھی محض اس بناء پر کہ قرآن کریم ایک کامل شریعت ہے۔ اور اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔ اس لئے اب اس کی تکمیل کے لئے کسی نئے ظہور کی ضرورت سے انکار کیا ہے۔ اور احادیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس کو صرف قیامت کے آثار و مقدمات میں سے قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا اعتقاد ہے کہ اب نہ تو کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے۔ نہ حقیقی قرآن آچکا اور دین کامل ہو چکا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"دین اسلام اپنی تکمیل میں اب کسی نئے ظہور کا محتاج نہیں۔ اس کے لئے نہ تو کسی بروزی مسیح کی ضرورت ہے۔ نہ حقیقی کی۔ ہاں بلاشبہ احادیث میں حضرت مسیح علی نبینا علیہ السلام کے ایک ایسے نزول کی خبر دی گئی ہے۔ جو قیامت کے آثار و مقدمات میں سے ہوگا۔ کسی حدیث میں یہ نہیں کہ ان کا ظہور بحیثیت رسول کے ہوگا پس تکمیل دین کے لئے ہم کسی نئے ظہور پر اعتقاد نہیں رکھتے۔"

(رسالہ نئے ظہور پر ایمان شائع کردہ گلوبستان ملاہوٹی)

پھر بعض لوگوں نے امام مہدی کا انکار اس بناء پر کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ اس کے لمبے انتظار نے مسلمانوں کو کاہل اور سست کر دیا ہے نیز چونکہ تقریباً تمام مذاہب میں آخری زمانہ میں کسی نہ کسی وجود کے ظہور کے متعلق عقیدہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ سراسر وہم ہے۔ چنانچہ اس قسم کے مکاتب خیال کا ذکر کرتے ہوئے مولانا مودودی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

"آجکل لوگ نادانی کی وجہ سے اس نام (مہدی) کو سنکر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ ان کو شکایت ہے۔ کہ کسی آنے والے مرد کامل کے انتظار نے جاہل مسلمانوں کے قوائے عمل کو سرد کر دیا ہے۔ اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ جس حقیقت کا غلط مفہوم لیکر جاہل لوگ بے عمل ہو جائیں۔ وہ سرے سے حقیقت ہی نہ ہونی چاہیئے نیز وہ کہتے ہیں کہ تمام قوموں میں "مردے از غیب" کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ محض ایک وہم ہے۔"

(تجدید احیائے دین ص ۳۱)

مندرجہ بالا حوالجات سے یہ حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ اب مسلمانوں کا اکثر طبقہ اپنے اس موقف سے ہٹتا جا رہا ہے۔ جس پر وہ آج سے چالیس سال قبل تھا۔ اور اب علی الاعلان امام مہدی اور مسیح علیہ السلام کے وجود سے ہی سرے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ قرآن کریم ایک مکمل شریعت ہے۔ اور اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔ اس لئے اب تکمیل دین کے لئے کسی ایسے وجود کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کا یہ کام بیان نہیں فرمایا کہ وہ تکمیل دین کا فریضہ سرانجام دے گا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس کو خلیفہ قرار دیا ہے۔ جس کا کام اپنے آقا کے مشن کی سرانجام دہی ہوتا ہے۔ اور رسول اکرم صلعم نے اس کے آنے کی ایک سب سے بڑی غرض یہ بیان کی ہے

یحی الدین ویقیم الشریعۃ

یعنے وہ احیائے دین اور اقامت شریعت کا کام کرے گا۔ گویا اس لحاظ سے امام مہدی کا سب سے بڑا کام اشاعت دین ہوگا۔ اور دراصل اسی کام کی وجہ سے اس کا نام مہدی اور مسیح رکھا گیا ہے۔ یعنے اس کو مہدی اس لئے کہا گیا۔ کیونکہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت سے ہدایت یافتہ ہوگا۔ اور لوگوں کو دین اسلام کی طرف دعوت دے گا۔ اور اس کو مسیح اس لئے کہا گیا۔ کیونکہ اس کا ایک بہت بڑا کام دجالی اور یاجوجی ماجوجی طاقتوں کے زور کو توڑنا تھا جس کی طرف یکسر الصلیب کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

چوں مرا از بہر قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

دوسری دلیل منکرین امام مہدی یہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم میں کسی ایسے وجود کے آنے کی خبر نہیں پائی جاتی۔ اور احادیث کی شہادت اس سلسلہ میں یقینی نہیں ہے۔ چنانچہ اس بناء پر پرویز صاحب نے اس عقیدہ کو مجوسی اور آریائی حلول کا چربہ قرار دیا ہے۔ لیکن بغیر کسی معین ثبوت کے یہ دعوے اپنے اندر کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ حقیقت متحقق ہوتی ہے۔ کہ امت محمدیہ میں ایسے وجود دین اسلام کی خدمت اور آبیاری کے لئے آتے رہیں گے چنانچہ خود خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جس طرح امت محمدیہ سے قبل امتوں میں سلسلہ خلافت جاری رہا۔ اسی طرح اس امت میں بھی رہے گا چنانچہ فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (نور ع ۷)

ان آیات میں خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ان میں بھی پہلی امتوں کی طرح خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ جب ہم موسوی امت کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد کئی خلفاء ان کے دین کی خدمت کے لئے آتے رہے۔ اور بالآخر خاتم الخلفاء حضرت عیسےٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ تو کیا اس لحاظ سے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسےٰ ہیں (خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ (مزمل ع ۱) یہ ضروری نہ تھا کہ امت محمدیہ میں بھی خلافت کا سلسلہ جاری رہتا۔ اور بالآخر خاتم الخلفاء حضرت امام مہدی اور مسیح علیہ السلام بھی امت محمدیہ میں مبعوث ہوتے۔ اور دراصل اسی مشابہت کی بناء پر بھی آنے والے مہدی کو مسیح کا خطاب اس کی کامل مماثلت کی بناء پر دیا گیا ہے۔

نیز احادیث میں امام مہدی اور مسیح علیہ السلام کے متعلق اس قدر کثرت اور تواتر سے ذکر ہے۔ کہ ایک صحیح مسلمان اس بات کا کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کو بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بغیر چارہ نہیں رہا۔ کہ احادیث میں مسیح علیہ السلام کے آنے کی خبر ملتی ہے۔ لیکن انہوں نے اس کو قیامت کے آثار و مقدمات میں سے قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ بات ادنیٰ تدبر سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اس وقت اس کے وجود سے دنیا کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ کہ وہ ان میں آئے گا۔ اور ان کا امام ہوگا۔ چنانچہ بخاری شریف میں آتا ہے۔

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔۔۔ وامامکم منکم

بخاری شریف کے علاوہ دیگر صحاح میں بھی امام مہدی اور مسیح علیہ السلام کی خبر نہایت وضاحت سے پائی جاتی ہے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ امام مہدی کے متعلق بعض احادیث واضعین نے وضع بھی کی ہیں۔ لیکن دیگر تمام تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے یہ حقیقت من حیث المجموع تواتر سے ثابت ہے۔ کہ امت محمدیہ میں ایک ایسے وجود کی آمد یقینی ہے۔

پھر اس کے علاوہ سب سے بڑی بات کہ جس سے قرآن کریم اور احادیث کی تصدیق ہوتی ہے۔ ان اولیاء اور علماء کرام کا وجود ہے کہ جنہوں نے اسبات کا دعویٰ کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو بذریعہ وحی اور الہام امام مہدی کی آمد کی خبر دی اور دیگر تفصیلات سے آگاہی دی۔ چنانچہ حضرت امام یحییٰ بن عقب کے الہامی اشعار جو ہفتم ہزار نہایت مشہور ہیں۔ اور امام شیخ احمد بن علی بونی کی کتاب شمس المعارف الکبریٰ میں درج ہیں۔ فرماتے ہیں:-

لأیت من الاسرار عجیب حال
وسباب سیظہرھا مقال

پھر تفصیل سے اس کے ظہور کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

فتلک دلائل المہدی حقا
سیملک للبلاد بلا محال

پھر حضرت شاہ نعمت اللہ ولی جو کہ چھٹی صدی ہجری میں دہلی کے قریب گذرے ہیں۔ اور ہندوستان میں اپنی ولایت کا کافی شہرہ رکھتے تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر امام مہدی کے ظہور اور ان کے زمانہ میں ہونے والے واقعات کو کافی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ قصیدہ حضرت شاہ اسمٰعیل کی تصنیف "اربعین فی احوال المہدیین" کے آخر میں درج ہے۔ فرماتے ہیں:-

قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم

پھر امام مہدی کے زمانہ کے نشانات ذکر کرنیکے بعد فرماتے ہیں۔

مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

اسی طرح علامہ شیخ عبدالوہاب الشعرانی نے اپنی کتاب "کشف الغمہ" کے شروع میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یہ خبر دی ہے کہ ان کی یہ کتاب امام مہدی کے ظہور تک باقی رہے گی۔ فرماتے ہیں۔

وقد بشرنی الھاتف علیہ السلام
ھذا الکتاب الیٰ خروج المہدی

علیہ السلام ۔ ۔ ۔ الخ

اسی طرح دیگر علماء نے بھی نہایت وضاحت سے امام مہدی اور مسیح کے متعلق اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔ اور اکثر نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اسکے ظہور زمانہ اور جائے ظہور کا ذکر کیا ہے۔ اب اگر ہم امام مہدی کے تصور کو جھٹلاتے ہیں۔ تو پھر نہ صرف یہ کہ ہم قرآن کریم اور احادیث کو چھوڑنے والے ہونگے بلکہ اپنے قول اور عمل سے ان اولیاء اور علماء کرام کو بھی جھوٹا قرار دینگے۔ کہ جنہوں نے اسبات کا دعوےٰ کیا کہ خدا نے ان کو امام مہدی علیہ السلام کے متعلق خبر دی۔ نیز اگر یہ حقیقت تھی کہ امام مہدی کا تخیل صرف مجوسی اور آریائی حلول کا چربہ تھا۔ جو امت محمدیہ میں رائج ہو گیا تھا۔ اور یہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت نہ تھا۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو اولیاء کرام کے ذریعہ سے اس غلط خیال کی تردید کرنا چاہیئے تھی نہ یہ کہ انکو ایسی وحی کرتا۔ کہ جس سے وہ اس کی مزید تفصیلات پر روشنی ڈالتے۔

غرض اگر مسلمانوں کے پچاس سال قبل کی شدید انتظار اور آج کے قطعی انکار یا خاموشی کو دیکھا جائے۔ تو یہ نتیجہ نہایت آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ کہ یہ کیفیت صرف مایوسی اور ناامیدی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ورنہ اس عرصہ میں اس قدر بڑے تغیر کی اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اور اصل میں یہی وہ حالت ہے۔ جو کسی مصلح کے انکار کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی اس مصلح کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہوتی ہے کیونکہ اگر وہ سچا نہ ہوتا۔ تو وہ ضرور ذلیل ہوتا اور سچا موعود دنیا میں ظاہر ہو جاتا۔ پس دیگر منجملہ دلائل کے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ اب مسلمانوں نے اس عظیم الشان مسیح اور مہدی کے وجود سے ہی انکار کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ جس کی آمد قرآن کریم احادیث اور اقوال ائمہ سے واضح طور پر ثابت ہے۔ چنانچہ خود آپ نے بھی اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ اگر مسلمان اس وقت آپ کو نہیں مانیں گے۔ اور مسیح و مہدی کے انتظار میں رہیں گے۔ تو وہ بالآخر مایوس ہوکر اس پیشگوئی کا ہی انکار کر دیں گے۔

"اہل کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگا۔ اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اور نیز خدا تعالےٰ کی کلام کے استنباط سے بالاتفاق یہ کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر سے ہرگز ہرگز تجاوز نہ کرے گا۔ اور ممکن نہیں کہ ایک گروہ کثیر اہل کشف کا کہ جو تمام اولین اور آخرین کا مجمع ہے وہ سب جھوٹے ہوں۔ اس لئے اگر مسلمان اس وقت مجھے قبول نہ کریں جو قرآن اور حدیث اور پہلی کتابوں کی رو سے اور تمام اہل کشف کی شہادت کی رو سے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا ہوں۔ تو آئندہ ایمانی حالت کے لئے سخت اندیشہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسے خیال کا نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ اس پیشگوئی کو ہی ایک جھوٹی پیشگوئی قرار دیدینگے اور نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دروغگو سمجھ لیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ زمانہ انکو بھول گیا۔ جب وہ ممبروں پر چڑھ چڑھ کر تیرھویں صدی کی مذمت کرتے تھے کہ اس صدی میں اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آیت ان مع العسر یسرا پڑھ کر اس سے استدلال کیا کرتے تھے کہ اس عسر کے مقابل پر چودھویں صدی یسر کی آئیگی۔ لیکن جب انتظار کرتے کرتے چودھویں صدی آگئی تو عین صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص بدعوائے مسیح موعود پیدا ہو گیا

مہدیٔ دوراں توئی

یہ نظم ایک غیر احمدی دوست مکرم میر نجیب الملک صاحب کی ہے۔ جو آجکل ربوہ میں تحقیق حق کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ (ادارہ)

میرِ پیراں پیرِ پیراں مہدیٔ دوراں توئی
قدسیاں را افتخار و جانِ ہر انساں توئی

سر توئی، سرور توئی، سر راہبر و ساماں توئی
جاں توئی، جاناں توئی، جان و قرار جاں توئی

اے مسیحائے زماں سوئے غریباں یک نظر
تشنگانِ معرفت را چشمۂ حیواں توئی

کردۂ ثابت بزورِ حکمت و علم و قلم
مُثبتِ دینِ محمدؐ ناسخِ ادیاں توئی

مظہرِ ختم الرسل، ظلِ حبیبِ کبریا
نازشِ دوراں، طبیبِ جملہ بے دیناں توئی

جامۂ حق بر تنِ زیبت عجب زیبد مسیح
از رخت نورش و مد آں جلوۂ لمعاں توئی

کردۂ مسحور عالم را ز نغماتِ ازل
بلبلِ بستانِ احمدؐ حاملِ قرآں توئی

میکشاں را جامِ عشقِ مصطفےٰ کردی عطا
اے امام سالکاں، آں عاشقِ رحماں توئی

ایں نجیب الملک ہست از بندگانِ درگہت
جملہ عالم مدح خواں۔ ممدوحِ عالیشاں توئی

مغل بادشاہوں کی سکھوں سے رواداری

(۱)

از مکرم گیانی واحد حسین صاحب (رامیوالی)

سکھ مورخین نے اپنی تاریخ کی بنیاد مسلمان بادشاہوں کے فرضی مظالم پر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑھ کر جناب گیانی گیان سنگھ صاحب کی مشہور کتاب تواریخ گورو خالصہ قابل ذکر ہے۔ آپ مسلمانوں کے مظالم بیان کرنے والوں کی صفِ اول میں نظر آئیں گے۔ آپ نے اپنی کتاب تواریخ گورو خالصہ کے آغاز میں ۲۹ صفحات پر مشتمل دیباچہ تحریر کیا ہے۔ جس میں مسلمان بادشاہوں کے ظلموں کی طویل فہرست درج فرمائی ہے۔ اس میں سے چند ایک واقعات بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔ گیانی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ٹاڈ صاحب اکبر بادشاہ کی بابت یوں لکھتے ہیں۔ کہ جب راجہ جسونت سنگھ جودھ پوریہ جو اس کا بڑا خیر خواہ تھا۔ کابل کی مہم پر مارا گیا۔ تو اس نے اس کے عیال و اطفال کے لئے جو اس وقت دہلی میں تھے۔ مسلمان بنانے کے واسطے حکم دیا۔ مگر راجہ کے ہمراہی راجپوتوں نے بڑی عقلمندی اور ہوشیاری سے اس کے بیٹوں کو بڑے دھوکہ سے چھپا کر نکال دیا۔ باقی مستورات کو جو نہ نکل سکیں۔ ایک کوٹھڑی میں بند کر کے بارود سے اڑا دیا۔ اور خود بادشاہ کے مقابلہ میں لڑ کر شہید ہوگئے۔ شاباش ان کو جنہوں نے جان دینا تو قبول کیا۔ مگر دھرم نہ چھوڑا۔ یہ مقابلہ ایسا خونریز ہوا تھا۔ کہ دہلی کے تمام بازاروں میں لاشوں کے ڈھیر لگ گئے تھے۔ یہ واقعہ جانکاہ ہوا تھا۔ جس کی یادگار میں اب تک جودھپور میں ہر سال کچھ نہ کچھ خوشی منائی جاتی ہے۔ اور یہی بادشاہ جیمل سنگھ اودے پور والے کی لڑکی لینے کی غرض سے کئی برس تک چتوڑ گڑھ کے قلعہ پر لڑتا رہا۔ اور کئی بار شکست کھائی۔ آخر کئی سال کے محاصرہ سے تنگ آکر سمت ۱۶۲۱ بیساکھ کو یہ راجپوت اپنے اہل و اطفال کے ساتھ شہید ہوئے"۔

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۶ و ۲۷)

گیانی صاحب نے جو کچھ ٹاڈ صاحب کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ وہ سو فی صدی غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ راجہ جسونت سنگھ جودھپور والا شہنشاہ اکبر کا جرنیل نہ تھا۔ بلکہ ابتداء میں شاہجہان بادشاہ کا فوجدار تھا۔ اور بعد میں وہ اورنگ زیب عالمگیر کا سات ہزاری منصبدار رہا۔ اس کو جمرود کا فوجدار بنا کر بھیجا گیا۔ وہاں پر سنہ ۱۶۷۸ء میں فوت ہوا۔ (مہان کوش صفحہ ۱۴۸۵ مصنفہ کاہن سنگھ)

گیانی گیان سنگھ صاحب بحوالہ کتاب ٹاڈ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جسونت سنگھ راجہ جودھ پوریہ جو اکبر کا بڑا خیر خواہ تھا۔ کابل کی مہم پر مارا گیا تھا۔ لیکن بھائی کاہن سنگھ صاحب اس کا فوت ہونا بتاتے ہیں۔ اور حاشیہ میں ٹاڈ صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ راجہ جسونت سنگھ کو اورنگ زیب نے زہر دلوا کر مار ڈالا تھا۔ (صفحہ ۱۴۸۵)

گیانی صاحب نے بھی ٹاڈ صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ اور سردار کاہن سنگھ صاحب نے بھی۔ یہ دونوں متضاد بیان ٹاڈ صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں۔ جو گیانی صاحب کے بیان کے غلط ہونے کی بھی واضح دلیل ہے۔ گیانی گیان سنگھ بحوالہ ٹاڈ کہتا ہے۔ کہ اکبر کے عہد میں جسونت سنگھ کابل کی مہم پر مارا گیا۔ لیکن سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ صاحب بحوالہ ٹاڈ لکھتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب نے زہر دلوا کر مروا دیا۔ اور اپنی رائے لکھی ہے۔ کہ راجہ مذکور سنہ ۱۶۷۸ء میں مرا۔ غور کا مقام ہے۔ کہ راجہ جسونت سنگھ تو سنہ ۱۶۷۸ء میں مرا۔ اور شہنشاہ اکبر کی وفات سنہ ۱۶۰۵ء میں ہوئی۔ (مہان کوش صفحہ ۱۰) یعنی اکبر کی وفات کے قریباً ۷۳ برس بعد راجہ جسونت سنگھ فوت ہوا۔ تو گیانی صاحب کا یہ کہنا کہ اکبر بادشاہ جسونت سنگھ کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں کو مسلمان بنانا چاہتا تھا۔ جس کے لئے اس نے بہت کشت و خون کیا۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے؟

چتوڑ گڑھ پر حملہ:۔ گیانی گیان سنگھ صاحب کی یہ بات بھی سو فی صدی غلط ہے۔ کہ اکبر بادشاہ نے جیمل اودے پور والے کی لڑکی لینے کی غرض سے کئی برس تک چتوڑ گڑھ کے قلعہ پر لڑائی کی۔ "اکبر کا چتوڑ گڑھ پر حملہ کرنا صرف رانا اودے سنگھ جو اس کا دشمن تھا کو سزا دینے کے لئے تھا۔ رانا مذکور تو زخمی ہو کر بھاگ گیا۔ لیکن بید نور کا رئیس جیمل مارا گیا۔ اور اس کے مرنے پر قلعہ کے اندر رسم جوہر ادا ہوئی۔ جس میں بہت سی عورتیں جلیں۔ یہ واقعہ ۱۱ چیت سمت ۱۶۲۴ بکرمی میں ہوا"

(مہان کوش صفحہ ۱۰۲ مصنفہ کاہن سنگھ)

گیانی گیان سنگھ نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ بیساکھ سمت ۱۶۲۱ بکرمی میں پیش آیا۔ لیکن سردار کاہن سنگھ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکبر نے چتوڑ گڑھ پر حملہ سمت ۱۶۲۴ بکرمی میں کیا۔ اب غور فرمائیں۔ کہ حملہ تو سمت ۱۶۲۴ بکرمی میں کیا۔ اور رسم جوہر سمت ۱۶۲۱ بکرمی میں کس طرح ادا ہوگئی۔ یعنی حملہ سے قریباً ڈھائی برس پیشتر۔ پس گیانی صاحب کا بیان سراسر غلط ہے۔

گورو صاحب کا معجزہ:۔ گیانی گیان سنگھ صاحب نے تو صرف یہی لکھا ہے۔ کہ شہنشاہ اکبر نے جیمل کی لڑکی لینے کی غرض سے چتوڑ گڑھ پر حملہ کیا تھا۔ لیکن بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے اس واقعہ کے اندر گورو امرداس صاحب کی معجزہ نمائی بھی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"جیمل اور پھتا دو راجپوت بھائی چتوڑ گڑھ میں راج کرتے تھے۔ جیمل کے گھر ایک دختر تھی۔ جو بہت خوبصورت تھی۔ بادشاہ اکبر نے اس کے ساتھ بیاہ کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخرکار اس نے قلعہ چتوڑ پر چڑھائی کر دی۔ کئی برس تک قلعہ کا محاصرہ رکھا۔ بہت کشت و خون کے بعد بھی قلعہ فتح نہ ہوا۔ تب اس نے بہت پیروں اور فقیروں کی منتائیں مانیں۔ لیکن پھر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ آخرکار ایک سکھ نے عرض کی۔ کہ گورو نانک صاحب کی گدی پر گورو امرداس تشریف رکھتے ہیں۔ جو بہت ہی صاحب کرامات ہیں۔ اس پر بادشاہ نے اس سکھ کے ساتھ اپنا ایک قاصد بہت سی نذر نیاز کے ساتھ روانہ کیا۔ جس نے گوئندوال میں حاضر خدمت ہو کر سارا حال بیان کیا۔ گورو صاحب نے اس کے عقیدت بھرے بیان سن کر ان کی خواہش پوری کرنے کے لئے فرمایا۔ کہ جب ہماری باولی کا کڑا پھوٹے گا۔ تب قلعہ چتوڑ فتح ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ بادشاہ نے پرگنہ جھبال گورو کی نذر کر دیا"۔

(سورج پرکاش راس ۲ انسو ۸ صفحہ ۱۶۷۴)

باولی صاحب گوئندوال کے متعلق جناب پنڈت تارا سنگھ صاحب نروتم لکھتے ہیں: سمت ۱۶۱۶ بکرمی باولی صاحب کا کڑا ٹوٹنے کے وقت گورو جی کی دعا سے اکبر نے چتوڑ کا قلعہ فتح کیا۔" (گورتیرتھ سنگرہ صفحہ ۳۰)

مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ بادشاہ کا چتوڑ گڑھ پر حملہ جیمل کی معصوم لڑکی کی بے حرمتی کرنے کی غرض سے تھا۔ لیکن یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ گورو امرداس صاحب جیسے نیک انسان ایسے ظلم کی کامیابی کے لئے دعا کرتے۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ جیمل اور پھتا وغیرہ چتوڑ گڑھ کے راجہ نہ تھے۔ جیمل بید نور کا رئیس تھا۔ اور پھتا کیلوارہ کا سردار تھا۔ جب اکبر نے رانا اودے سنگھ پر حملہ کیا۔ تو رانا مذکور زخمی ہو کر بھاگ نکلا اور یہ دونوں جیمل اور پھتا لڑ کر مرے۔ (مہان کوش صفحہ ۱۰۲)

ان کو چتوڑ کے راجہ ظاہر کرنا بھی تاریخ سے ناواقفی کا ہی نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ قلعہ چتوڑ فتح کرنے کے لئے گورو صاحب کا یہ فرمانا کہ جب باولی صاحب کا کڑا ٹوٹے گا۔ اس وقت گڑھ یعنی قلعہ چھوٹے گا یہ بھی کسی صورت میں درست نہیں کیونکہ قلعہ چتوڑ پر شہنشاہ اکبر کا حملہ سمت ۱۶۲۴ بکرمی میں ہوا۔ اور باولی صاحب سمت ۱۶۱۶ بکرمی میں تعمیر ہوئی۔ (مہان کوش صفحہ ۱۲)

گویا باولی صاحب کی تعمیر کے قریباً ۸ برس بعد اکبر بادشاہ نے قلعہ چتوڑ پر حملہ کیا۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ گورو صاحب کا یہ کہنا "جب باولی کا کڑا ٹوٹے گا تب قلعہ چتوڑ فتح ہوگا۔" کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ بادشاہ نے باولی صاحب کا کڑا تڑوا دیا۔ تب قلعہ چتوڑ فتح ہوا۔ سراسر خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ باولی کی تعمیر کے قریباً آٹھ سال بعد اکبر نے قلعہ چتوڑ فتح کیا۔

ایک عجیب بات:۔ تعصب بری بلا ہے۔ ایک طرف تو گیانی گیان سنگھ صاحب نے شہنشاہ اکبر کو ظالم اور متعصب ظاہر کرنے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازم ٹاڈ صاحب کی تاریخ پیش کی ہے۔ لیکن دوسری طرف خود ہی گیانی صاحب نے شہنشاہ اکبر کے متعلق تحریر کیا ہے کہ وہ گورو انگد صاحب کی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا تھا۔ چنانچہ اصل الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

گورو صاحب ہمایوں کو کہہ رہے ہیں:۔

"بلکہ اس حالت گردش میں تمہارے گھر ایک شہزادہ صاحب اقبال و نیک نام ایسا پیدا ہوگا۔ جو تمام ہندوستان و افغانستان پر حکومت کرے گا۔ چنانچہ تھوڑی مدت بعد گورو انگد صاحب کا قول پورا ہوگیا۔"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۷۷ اردو)

غور کا مقام ہے۔ کہ گورو صاحب تو فرماتے ہیں۔ کہ وہ (اکبر) صاحب اقبال و نیک نام ہوگا۔ لیکن گیانی گیان سنگھ صاحب ٹاڈ صاحب کی غلط اور غیر مستند تحریر پیش کر کے اسے ظالم اور متعصب ظاہر کرتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ خود ہی گیانی صاحب گورو انگد صاحب کی پیشگوئی بھی نقل کرتے ہیں۔ اگر ٹاڈ صاحب کی بات درست ہے۔ تو گورو صاحب کی پیشگوئی درست نہیں ہو سکتی۔ ٹاڈ صاحب کی تحریر کی رو سے اکبر ظالم اور متعصب ہے۔ اور گورو صاحب کے قول کے مطابق اکبر نیک نام ثابت ہوتا ہے۔ ایک سکھ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ گورو صاحب کو ترجیح دیتے ہوئے ٹاڈ کی بات کو رد کر دے۔ (باقی)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

عزّت کا مستحق کون ہے؟

"جو شخص کام کرتا ہے وہ عزّت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا۔ بلکہ نکمّا رہتا ہے وہ اپنی قوم اور خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے" (فرمان حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ)

(مہتمم تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دیہاتی اور شہری مجالس کیلئے انعام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دیہاتی اور شہری مجالس میں سبقت کی روح پیدا کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت تک جملہ مجالس میں اوّل آنے والی مجلس کو ایک سال کے لئے جو علم انعامی دیا جاتا ہے اس کے علاوہ ایک انعام اور مقرر کیا جائے۔ علم انعامی اپنی جگہ قواعد کے ماتحت دیہاتی اور شہری مجالس کے مقابلہ کیلئے کھلا ہے۔ جو مجلس بھی خواہ وہ دیہاتی ہو یا شہری جو اپنے کام کے لحاظ سے دوسری مجالس سے نمایاں رہے گی وہ علم انعامی کی مستحق سمجھی جائے گی۔

لیکن اس کے علاوہ شہری مجالس میں سے سب سے اوّل آنے والی مجلس کو مجلس مرکزیہ کی طرف سے ایک سند انعام میں دی جایا کرے گی جو خوبصورت فریم میں ہوگی اور یہ سند مستقل طور پر اس مجلس کی ملکیت ہوگی۔ اسی طرح دیہاتی مجالس میں سب سے اوّل آنے والی مجلس کو مذکورہ بالا سند دی جایا کرے گی۔ یہ مقابلہ شہری مجالس کا شہری مجالس سے اور دیہاتی مجالس کا دیہاتی مجالس سے ہوگا۔ اس صورت میں بہرحال ایک انعام دیہاتی مجالس میں سے کسی ایک کو ملا کرے گا۔

علاوہ ازیں علم انعامی بھی حسب سابق ہر مجلس جو اپنے آپ کو مقررہ معیاروں کے مطابق حق دار ثابت کر سکے حاصل کر سکتی ہے۔ مجلس مرکزیہ کے نزدیک ہر وہ مجلس جہاں کم از کم ٹاؤن کمیٹی قائم ہے شہری مجلس کہلائے گی۔ اس کے علاوہ تمام مجالس دیہاتی مجالس ہوں گی۔ اس کے علاوہ ہر اوّل آنے والی مجلس کے نام مجلس مرکزیہ کے ہال میں لگائے جائیں گے۔ معیاروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) تمام خدام نے تحریک جدید کی مالی تحریک میں حصہ لیا ہو۔

(۲) مجلس کے ذمہ علم انعامی کے سال میں (یکم نومبر سے ۳۱ اکتوبر تک) خدام الاحمدیہ کے کسی قسم کے چندے کا بقایا نہ ہو۔

(۳) مجلس کی طرف سے ماہانہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں باقاعدہ معینہ تاریخ کے اندر موصول ہوئی ہو۔

(۴) مجلس میں تعلیم بالغاں کا باقاعدہ انتظام ہو اور اس کا ہر کارکن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب سلسلہ کے امتحان میں شامل ہوا ہو۔

(۵) مجلس نے اصلاح و ارشاد کا کام شعبۂ اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کیا ہو۔

(۶) مجلس کے خدام نماز باجماعت اور شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔

(۷) سالانہ اجتماع اور تربیتی کیمپ میں مجلس کی حاضری معینہ نسبت کے مطابق ہو۔

(۸) مجلس نے خدمت خلق کا کام شعبہ خدمت خلق مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کام کیا ہو۔

(۹) مجلس میں مجلس اطفال قائم ہو اور وہ شعبہ اطفال مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کام کر رہی ہو۔

(۱۰) مجلس میں علم انعامی کے سال میں عام طور پر غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی ہو یا کوئی نمایاں کام کیا ہو۔

علم انعامی کے لئے مندرجہ بالا دس معیار قائم کئے گئے ہیں ہر ایک معیار کے دس نمبر ہیں (کل نمبر ۱۰۰ ہیں)

اوّل آنے والی مجلس کے لئے ہر معیار میں کم از کم چالیس فیصدی اور مجموعی طور پر ساٹھ فیصدی نمبر حاصل کرنے ضروری ہوں گے۔ نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ولادت

برادرم نعمت اللہ خاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲ جولائی کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبداللطیف منیر بلوچ باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

آپ کی اولاد کا مستقبل

"روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشہ کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے ہیں"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے افسر صاحب امانت تحریک جدید کی خدمات حاصل فرمائیے:

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے تقرر سیکرٹریان زراعت

ارشاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماتحت مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے جملہ امراء ضلع و جماعتہائے احمدیہ کو تحریک کی تھی کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی مضافاتی جماعتوں میں سیکرٹری زراعت کا تقرر کر کے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ لیکن نظارت علیا کو معلوم ہوا ہے کہ نظارت امور عامہ کی اس تحریک کو بنظر اہم نہیں دیکھا گیا۔ لہذا نظارت علیاء اعلان کرتی ہے کہ بیرونجات کی جماعتوں میں زراعت کے سیکرٹری مقرر کر کے امراء صاحبان اپنے اپنے ضلع کی فہرستیں بہ نمونہ ذیل فوراً بھجوا دیں۔ نام جماعت معہ پورا پتہ۔ نام سیکرٹری جماعت۔ یہ فہرستیں نظارت امور عامہ میں براہ راست ارسال کی جائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

چندہ سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو اپنی سابقہ روایات کے مطابق ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرکز نے ابھی سے اس کے لئے انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔ مگر اشیاء کی خرید کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اس ضروری امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ابھی سے چندہ سالانہ اجتماع مقررہ شرح سے ہر خادم سے وصول کر کے مرکز میں بھجوانا شروع کر دیں۔ وصول کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجوانا نہایت ضروری ہے تا مرکز اپنے انتظامات کو جاری رکھ سکے۔

چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم سے وصول کرنا نہایت ضروری ہے۔ خواہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔ (نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار چار ماہ سے بوجہ اختلاج القلب اور بخش صاحب فراش ہے۔ حالت اب دن بدن گرتی جاتی ہے۔ احباب کرام میری کامل اور جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک عزیز احمد مستری پورن نگر سیالکوٹ

(۲) میرے چھوٹے بھائی ذوالفقار احمد صاحب صاحب فراش ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان صحت کاملہ کیلئے دلی درد دل سے دعا فرمائیں۔ بشارت احمد چودھری مارکسمر کلر روڈ راولپنڈی

( ) حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مقامی جماعت کے سابقون الاولون میں سے ہیں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عرض ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دارالشفاء چوک تھانہ شہر گوجرانوالہ)

( ) میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں نیز بندہ نے سیکنڈ پروفیشنل کا امتحان دیا ہے احباب کرام والدہ کی صحت کاملہ۔ میری نمایاں کامیابی اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ عبدالباسط

( ) میرے والد محترم سید غلام حسین شاہ صاحب بھلوال میں سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ سید مقصود احمد شاہ بخاری $\frac{199}{2}$ بھلوال سرگودھا

( ) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب و محمود احمد صاحب آف لالہ موسیٰ کئی ایک مقدمات فوجداری میں ماخوذ ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد جاوید از لاہور چھاؤنی)

مودودی صاحب کے نام مرتضیٰ احمد خاں میکش کا نوٹس

مسٹر ظہیر الاسلام پلیڈر ہائیکورٹ نے آقائے مرتضیٰ احمد خاں میکش کے زیر ہدایت حسب ذیل نوٹس جناب ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی کو دیا ہے:۔

بنام:۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی اچھرہ لاہور۔

جناب من! میں اپنے موکل مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش چیف ایڈیٹر "نوائے پاکستان" لاہور کے زیر ہدایت آپ کو حسب ذیل نوٹس دیتا ہوں:۔ (۱) آپ نے ۱۸ر جون ۱۹۵۵ء کو شیخوپورہ میں تقریر کرتے ہوئے حسب ذیل باتیں بھی کہیں۔ جو روزنامہ "تسنیم" لاہور مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۵۵ء اور دیگر اخبارات میں چھپ چکی ہیں:

(الف) ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے۔ کہ فسادات پنجاب کی تحقیق عدالت میں کھلم کھلا علماء کو خوار کرنے کا سامان ہو رہا تھا۔ اور ان کی طرف سے مدافعت کرنے والا تنہا میں تھا۔

(ب) پھر تحقیقاتی رپورٹ جب شائع ہوئی۔ تو ایک دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس میں علماء کی کیا گت بنائی گئی ہے۔ اس رپورٹ کی اشاعت پر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ صرف ایک جماعت ایسی تھی۔ جس نے اس رپورٹ پر تبصرہ شائع کر کے علماء کو اس ننگ و عار سے بچایا۔

(۲) آپ کی تقریر کے مندرجہ بالا اقتباسات سراسر غلط۔ گمراہ کن اور ہتک آمیز اظہارات ہیں۔ جو جان بوجھ کر اور نیت بد سے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ علماء کی متعدد جمعیتوں کی تحقیر کرنے اور بالخصوص میرے مؤکل کی ان شاندار خدمات کو جو انہوں نے عدالت تحقیقات فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی تحقیقات کے دوران میں علماء کی سات انجمنوں کے نمائندے کی حیثیت سے سرانجام دیں۔ محو کرنے کے ارادے سے کہے گئے۔

(۳) نیز یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ ردّ احمدیت کی تحریک کے سلسلے میں ایک مجلس عمل بنائی گئی تھی جو علمائے پاکستان کی متعدد انجمنوں کی نمائندگی کرتی تھی۔ آپ کی انجمن "جماعت اسلامی" نے بھی مجلس عمل مذکور کے ابتدائی غور و فکر میں حصہ لیا۔ لیکن بالآخر نازک مرحلے پر اس سے الگ ہو گئی۔ میرا مؤکل البتہ عدالت تحقیقات مذکور کے سامنے مندرجہ ذیل سات انجمنوں کے نقطہ نگاہ کی نمائندگی کرنے کا قانوناً مختار تھا۔ (۱) جمعیۃ العلمائے پاکستان (۲) جمعیۃ العلمائے اسلام (۳) جمعیۃ اہل حدیث (۴) ادارہ تحفظ حقوق شیعہ۔ (۵) تنظیم اہلسنت والجماعت (۶) حزب الاحناف (۷) انجمن سجادہ نشینان پنجاب۔

(۴) لہٰذا آپ کا بیان جس پر الف کا نشان دیا گیا ہے۔ یکسر مجہول اور نادرست ہے۔ جس سے علماء کے تقدس کو عموماً اور میرے موکل کے نام نیک اور موقف کو بالخصوص نقصان عظیم پہنچا ہے۔ اسی طرح آپ کے بیان جس پر "ب" کا نشان دیا گیا ہے۔ اور جو مافوق کے پیرا ۲ میں درج ہے۔ میرے موکل کی ان خدمات کے ابطال کی نیت سے دیا گیا ہے۔ جو میرے موکل نے عدالت تحقیقات مذکور کی رپورٹ پر اس سلسلے میں آپ کی جماعت کے تبصرے سے کوئی ساڑھے تین ماہ پہلے اپنا تبصرہ شائع کرنے کی صورت میں سرانجام دی۔

(۵) یہ کہ متذکرہ صدر تحقیقات کی کارروائی کے ساتھ آپ کا واحد تعلق یہ تھا، کہ آپ اسمیں ایک گواہ کے طور پر پیش ہوئے تھے۔ اور بصورت دیگر (خواہ آپ اس کے خواہشمند بھی ہوتے) آپ ایک فریق کی حیثیت سے عدالت کو موثر طریقے سے کوئی مدد دے بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ تحقیقات کے دوران میں سارا عرصہ جیل میں تھے۔ میرے مؤکل کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ آپ کو اس نیت بد نے متذکرۃ الصدر ہتک آمیز اظہارات پر ابھارا کہ آپ عامۃ الناس پر یہ ظاہر کریں۔ کہ زندگی اور اس کے مسائل کے بارہ میں دینی رویئے کے اظہار کی ترجمانی کا حق فقط آپ کو پہنچتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ نے عوام کو یہ خیال دینے کی بھی کوئی کوشش کی ہے۔ کہ دوسرے اشخاص نے جن میں میرا موکل بھی شامل ہے۔ دینی اقدار کی مدافعت کا فریضہ ادا کرنے سے غداری کی۔ آپ محسوس کرتے ہیں۔ کہ عوام کی اخلاقی بہتری اور زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کے احیاء کی جدوجہد میں میرا موکل آپ سے بہت آگے ہے۔ اور آپ کے افکار و خیالات کے متعلق اس کی ناقدانہ سنجش آپ کے سیاسی عروج کی راہ میں حائل ہے۔

(۶) مختصر یہ کہ مافوق کے پیرا ۲ میں آپ کی تقریر کے جو اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ وہ آپ کے سراسر نادرست دعاوی ہیں۔ جو دیگر علماء اور ان کی پوزیشن کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لئے اور بالخصوص میرے مؤکل کی مسلمہ نیک نامی اور پوزیشن کو گرانے کے لئے جان بوجھ کر پیش کئے گئے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

جنیوا کانفرنس کی تیاریاں

جنیوا میں چار طاقتی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں پورے زور شور سے جاری ہیں سبز اور سنہرے کونسل روم میں نئے سرے سے ردّ و بدل کیا جا رہا ہے۔

"چار بڑے" اس دفعہ گول میز پر نہیں بلکہ مستطیل میز کے اطراف بیٹھیں گے ان میں سے ایک بڑا خوش نصیب ہوگا۔ اس لئے کہ وہ اپنی نشست سے کوہ بلینک کی برف پوش چوٹی کا نظارہ کر سکے گا۔ اس وقت تک ہوم گد پلے والی سبز سنہری آرام کرسیوں کی ترتیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ آخری اور قطعی ترتیب آخری لمحے اس وقت کی جائے گی جب خود یہ چار بڑے یہ فیصلہ کریں گے کہ کون کس کا سامنا کرے گا۔

کونسل چیمبر کی نچلی منزل پر کمانڈنٹ چارلس نکٹ کی نشست ہے جو جنیوا پولیس کے چیف ہیں۔ انہیں بین الاقوامی کانفرنسوں کا بیس سالہ تجربہ ہے۔ ان کے تحت دو ہزار سے زائد پولیس اور فوج کے آدمی ہیں۔

کمانڈنٹ چارلس نے اس کانفرنس کے بارے میں انتہائی وسیع و بسیط حفاظتی تدابیر کا انتظام کیا ہے۔ ایسا کہ دوران امن کی کسی کانفرنس کے سلسلہ میں اس پیمانے کے انتظامات اس سے پیشتر کبھی نہیں کئے گئے تھے۔ ہفتوں سے وہ لنڈن پیرس۔ بون اور ماسکو کی پولیس سے ٹیلیفون پر ربط قائم رکھے ہوئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے حفاظتی تدابیر کا ایک اساسی منصوبہ مرتب کر لیا ہے۔

کمانڈنٹ کو یہ ہدایت کی گئی اور وہ اس پر آمادہ ہو چکے ہیں کہ مجمع کو چار بڑوں سے ایک خاص "حفاظتی فاصلے" پر روک دیا جائے۔ اس فاصلہ کا اطلاق چار بڑوں اور ان کے وزرائے خارجہ کی کاروں پر بھی ہوگا۔

عوام کو مطلع کیا جا چکا ہے کہ کاروں پر پھولوں کے گلدستے پھینکنے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس لئے کہ ان گلدستوں میں دھماکو بم بھی پوشیدہ رکھے جا سکتے ہیں۔

جن دنوں ان چار بڑوں کی کانفرنس ہوگی جنیوا کے تمام مشتبہ اشخاص اور ایسے لوگ حوالات میں بند کر دیئے جائیں گے جن کا دماغی توازن قائم نہ ہو۔

پولیس کمانڈنٹ کے فرائض مقابلتاً آسان ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ ذمہ دارانہ اور مشکل کام اس افسر کا ہے جسے آٹھ سو سے زائد منشیوں یا مندوبین اور سیکرٹریوں حفاظتی دستوں اور اخبار نویسوں ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں کے ایک ہزار سے زائد نمائندوں کی رہائش کے انتظامات کرنے ہیں۔ اس نے ایک جرأت آمیز قدم اٹھایا ہے۔

یعنی سٹی کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ تمام ہوٹلوں کو ہنگامی ہدایات جاری کر دے۔ چنانچہ ایسی ہدایات دی جا چکی ہیں۔ چنانچہ جو لوگ کانفرنس سے متعلقہ ہیں انہیں ۱۸ جولائی سے آغاز ہونے والے ہفتے میں جنیوا کے تمام ہوٹلوں میں قیام کے لئے ترجیح دی جائے۔ جن لوگوں نے ان ہوٹلوں میں بہت پہلے کمرے محفوظ کروا رکھے تھے انہیں مطلع کیا جا چکا ہے کہ ان کا ریزرویشن اب قائم نہیں ہے یہ اقدامات بھی رہائش کا مسئلہ پوری طرح حل نہیں کر سکے۔ پرائیویٹ مکانوں اور فلیٹوں میں سینکڑوں کمرے محفوظ کرائے جا چکے ہیں۔

سر انتھونی ایڈن نے اپنی رہائش قیام گاہ کا پہلے ہی سے انتخاب کر لیا ہے وہ اس بڑے محل میں ٹھہریں گے جہاں سابق شاہ لیوپولڈ والیٔ بلجیم اپنی جلا وطنی کے دوران میں ٹھہرے تھے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہیرالڈ میکملن نے بھی اس کے قریب ہی ٹھہرنے کا انتظام کر لیا ہے۔

پریذیڈنٹ آئزن ہاور کے لئے کئی ایک ولا پسند کئے گئے ہیں لیکن ابھی تک یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا وہ ان میں سے کسی ایک میں ٹھہریں گے واشنگٹن سے حفاظتی پولیس کا جو دستہ یہاں آیا ہوا ہے اس نے ان سب کی جانچ کی ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ حفاظتی نقطۂ نظر سے ان میں سے کوئی بھی موزوں نہیں۔ اس کا یہ مشورہ ہے کہ پریذیڈنٹ آئزن ہاور کو ہوٹل ڈیو رہون میں ٹھہرنا چاہیئے جہاں امریکی وفد کے اڑھائی سو افراد کے لئے چار منزلیں مختص کی جا چکی ہیں۔ اس ہوٹل سے ایک اور فائدہ پہنچے گا اور وہ یہ کہ اس کی تیسری منزل سے بالراست امریکی قنصل جنرل کو راستہ جاتا ہے۔

روسیوں کے مطالبات ذرا مختلف ہیں۔ جہاں امریکی اور برطانوی وفود دوسرے وفدوں کے ساتھ ہوٹل کی کسی منزل پر قیام پر مطمئن ہیں۔ وہیں روسی وفد نے سیاحوں اور اجنبیوں کے ساتھ ٹھہرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ سوئٹزر لینڈ کے ارباب اختیار نے روسیوں کے لئے ہوٹل میٹروپول محفوظ کرا دی ہے۔ یہ رعایت کوئی مشکل کام نہ تھا۔ اس لئے کہ یہ ہوٹل سرکاری ملکیت ہے۔ یہاں روسی اپنی پولیس کا آپ انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا سوئس پولیس یا فوج سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن اور وزیر خارجہ مولوٹوف جمعیۃ الاقوام کی قدیم عمارت کے سامنے ایک۔ قدیم محل میں ٹھہریں گے یہ محل روس کی ملکیت ہے (باقی صفحہ پر)

اولادِ نرینہ۔ ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس بیس روپیہ • دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

امرتسر میں سکھوں کی ایجی ٹیشن نازک صورت اختیار کر رہی ہے

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ سنہرے مندر کے اطراف میں مہا پنجاب اور اکالی سکھوں کے حمایتیوں کی ایک بڑی تعداد کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو دو مرتبہ اشک آور گیس استعمال کرنی پڑی یہ لوگ نعرے لگا رہے تھے۔

سرکاری طور پر اس واقعہ کو معمولی قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن امرتسر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا ہے کہ صورتِ حال بہت کشیدہ ہو گئی ہے۔ پولیس کو رات بھر شہر میں طلایہ گردی کرنی پڑتی ہے۔ اس سلسلے میں ۹ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جن میں مہا پنجاب کے چھ حمایتی بھی شامل تھے شہر کی کشیدہ صورت حال کے پیش نظر شہر میں جا بجا حفاظتی دستے مقرر کئے گئے ہیں اور پولیس بعض اہم اور کلیدی مقامات کی سختی سے نگرانی کر رہی ہے۔

روس نے معاہدہ آسٹریا کی خلاف ورزی کی ہے

بانسٹی مور ۱۱ جولائی۔ یہاں کے ذی اثر اخبار "بالٹی مور سن" نے سرکاری ذرائع کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آسٹریا کے حالیہ صلح نامے میں جو سمجھوتہ طے پایا تھا۔ سوویٹ یونین اس سے کہیں زیادہ معاوضہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ آسٹریا کے حکام یہ محسوس کر رہے ہیں کہ روسیوں نے جس صلح پسندی کا مظاہرہ کیا تھا عملاً وہ ایسا نہیں کر رہے۔

اب تک جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق سوویٹ حکام یہ کوشش کر رہے ہیں کہ معاہدہ پر دستخط کرتے وقت روسیوں کے قبضے میں آسٹریا کے جو تین سو کارخانے اور دوسری جائداد تھی وہ ان کا کہیں زیادہ معاوضہ وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ روسی ان کارخانوں کے آلات اور خام مال کے ایک حصے کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ معاہدہ کے مطابق یہ کارخانے آسٹریا کے حوالے کئے جانے چاہئیے تھے۔ روسی مشرقی آسٹریا کے جنگلات پر ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

لاہور کارپوریشن کے نئے میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب

لاہور ۱۲ جولائی۔ مسٹر کلیم الدین لاہور کارپوریشن کے لئے نئے میئر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے حریف میاں محمد شریف کو ۳۱ کے مقابلے میں ۳۷ ووٹوں سے شکست دی۔ ڈپٹی میئر کے انتخاب میں ملک محمد ثابت کامیاب ہوئے۔ ان کے مقابل شیخ سردار محمد نے ۳۸ کے مقابلے میں ۲۹ ووٹ حاصل کئے۔ اجلاس میں سترہ کونسلروں میں سے ایک کے سوا سب حاضر تھے۔ ایک بیمار کونسلر رائے شماری کے وقت چارپائی پر لائے گئے تھے۔

انتخاب سے پہلے ایوان میں سخت ہنگامہ بپا ہو گیا۔ نوبت ہاتھا پائی تک جا پہنچی جس پر پولیس طلب کرنی پڑی۔

بے دخل مزارعین کی درخواستیں

لائلپور ۱۲ جولائی۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری زمین کے حصول کے لئے بے دخل مزارعین کی ۱۳ جولائی ۵۵ء کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

تجارتی نرخ۔ لاہور مارکیٹ

ماش ثابت ۶۶/- تا ۱۱۲/- سبز ۶/۱۵ تا ۸/۶۱ مونگ ثابت ۱۱/- مسور ثابت ۸/- تا ۱۶/- دال ۲/۱۱ چنے ۷/- کابلی ۱۰/- تا ۱۲/- گندم ۹/- تا ۸/۱۰ تا ۴/۱۱ آٹا ۴/۱۱ تا ۴/۱۱ گڑ ۱۵/- تا ۴/- شکر ۸/- تا ۳۳/- چینی دیسی ۶۶/- تا ۳۶/- دیسی گھی ۱۵۰/- تا ۱۵۲/- تا ۱۶۲/- بناسپتی گھی ۳۹/- تا ۴۸/- روپے فی ٹین سرخ مرچ ۳۶/- تا ۴۸/- کالی مرچ ۳۸/- تا ۵۳/- باجرہ ۴/۱۰ تا ۸/۱۰ مکئی ۹/- تا ۴/۹ زیرہ ۸/- تا ۱۸/- لونگ ۵/۴ تا ۵/- الائچی ڈوڈہ ۳۲۵/- روپے (م) الائچی خورد ۸/- مرچ ۲/۴ تا ۸/۴ لونگ ۵۵/- ہلدی ۷۰/- تا ۱۰۳/- تا ۱۹۶/- بادام ۳۳/- تا ۴۸/- سرگی ۷۰/- تا ۱۰۰/- کھوپا ۶۵/- چھوارہ ۱۸/- تا ۳۰/- پستہ ۴۰/- تا ۴۸/- گری بادام ۲۵۰/- روپے

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

جنیوا کانفرنس کی تیاریاں

(بقیہ صفحہ ۷)

ابھی فرانس نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کہاں ٹھہریں گے۔ گمان غالب یہ ہے کہ یہ فرانس کے دوسرے مندوبین ہی کے ساتھ قیام کریں گے۔ جنہوں نے جنیوا کے سب سے دلکش ہوٹل ڈی برگس کو اپنے لئے منتخب کیا ہے۔ (نوائے وقت)

مودودی صاحب کے نام نوٹس (بقیہ)

(۷) یہ کہ آپ نے میرے موکل کو اس طریق سے جو نقصان پہنچایا ہے۔ وہ ناقابل تلافی ہے۔ تاہم اس نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ آپ اسے اس اذیت کی تلافی کے طور پر جو آپ نے اسے پہنچائی ہے۔ مبلغ پانچ ہزار روپیہ ادا کریں۔ تحریری معافی مانگیں۔ اور تحریری معافی نامے کو پاکستان کے سرکردہ اخبارات میں شائع کرائیں۔

لہٰذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس مطالبے کو جو پیرا ۷ میں آپ سے کیا گیا ہے۔ اس نوٹس کے موصول ہونے پر ایک ہفتے کے اندر اندر شرف قبولیت بخشیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے۔ تو میرا موکل دیوانی اور فوجداری عدالت ہائے قانون میں چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور آپ اس کے ہر گونہ مصارف اور دیگر نتائج کے ذمہ دار ہوں گے۔

اس نوٹس کی ایک کاپی میں نے آئندہ حوالے کے لئے اپنے دفتر میں رکھ لی ہے۔

آپ کا صادق ظہیر الاسلام پلیڈر

"تسنیم" کے ایڈیٹر اور پرنٹر پبلشر کو نوٹس

اسی مضمون کے نوٹس مسٹر سعید ملک ایڈیٹر اخبار "تسنیم" اور مولانا نصر اللہ خاں عزیز پرنٹر پبلشر روزنامہ "تسنیم" کو بھی دئے گئے ہیں۔ (روزنامہ ملت ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

یہ موقعہ مناسب نہیں۔ انہیں پھر کسی مناسب وقت کے لئے اٹھا رکھیئے۔ اس موقعہ پر اس قسم کی مساعی یقیناً اسلامی نظام کے لئے رکاوٹ ثابت ہوں گی۔ اور اگر آپ نے اسلامی دستور کے لئے کام کرنے کی بجائے اپنی مساعی کو جاری رکھا۔ تو ملت اسلامیہ کے نزدیک آپ کے جرائم کی فہرست میں ایک اور سب سے بڑے جرم یعنی اسلام کی مخالفت کا اضافہ ہو جائے گا۔ اور پاکستان کے عوام آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ کیا ہم توقع رکھیں۔ کہ یہ حضرات اپنی روش پر نظر ثانی کریں گے۔ اور اسلامی دستور کے مطالبہ کی مہم میں پوری ملت کا ساتھ دیں گے۔

روزنامہ اعلان لائلپور ۸ جولائی ۵۵ء

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
. . . .

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

ایف اے اور ایف ایس سی کے نتائج کا اعلان

لاہور ۱۲ جولائی۔ پنجاب کے ثانوی تعلیم کے بورڈ نے ایف اے اور ایف ایس سی (میڈیکل و نان میڈیکل) کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ ایف اے کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے رول نمبر ۱۰۸۴۹ منور احمد سعید اول آئے ہیں۔ آپ نے ۶۷۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔ طالبات میں سے کینرڈ کالج لاہور کی رول نمبر ۵۹۶۴ زرینہ کبیر ۲۰۴ نمبر حاصل کر کے اول آئی ہیں۔ میڈیکل کے امتحان میں گورنمنٹ کالج لائل پور کے محمد شفیع اول آئے ہیں۔ آرٹس کے امتحان میں کل ۸۱۴۸ امیدواروں نے حصہ لیا تھا۔ جن میں سے ۲۸۰۴ کامیاب ہوئے ہیں۔ اس طرح کامیابی کا تناسب ۳۳ء۳ فی صد رہا ہے۔ ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کے امتحان میں گورنمنٹ کالج لائل پور کے محمد شفیع اول آئے ہیں۔ انہوں نے ۶۹۴ نمبر حاصل کئے اس امتحان میں شریک ہونے والی طالبات میں سے گورنمنٹ کالج فار ویمن لاہور کی مس تسنیم ملک ۸۰۴ نمبر حاصل کر کے اول آئی ہیں۔ اس امتحان میں ۲۰۵۵ امیدواروں نے حصہ لیا۔ جن میں سے ۶۴۲ کامیاب رہے۔ اس طرح کامیاب امیدواروں کا تناسب ۳۱ء۲ فی صد رہا۔ ایف ایس سی نان میڈیکل کالج کے امتحان میں اسلامیہ کالج لاہور کے نذیر احمد اول آئے ہیں۔ انہوں نے ۵۱۲ نمبر حاصل کئے۔ طالبات میں سے گورنمنٹ گرلز کالج فار ویمن ملتان کی مس رؤف اول آئی ہیں۔ انہوں نے ۴۸۴ نمبر حاصل کئے۔ اس امتحان میں ۲۱۸۸ امیدواروں نے شرکت کی۔ جن میں سے ۴۸۴ کامیاب ہوئے۔ اس طرح کامیابی کا تناسب ۳۱ء۲ فیصد رہا۔

اسلامی کانگرس کا اجلاس

قاہرہ ۱۲ جولائی۔ اسلامی کانگرس کے سیکرٹری جنرل اور مصری وزیر کرنل انوار السادات نے بتایا ہے۔ کہ اسلامی کانگرس کا اجلاس ۴ اگست کو مکہ معظمہ میں ہوگا۔ اجلاس میں ۱۹۵۶ء کے بجٹ اور مسلم ممالک کی ثقافتی۔ معاشری اور اخلاقی حالت سدھارنے کے وسائل و ذرائع پر غور کیا جائے گا۔ نئے بجٹ کے لئے پاکستان۔ مصر اور سعودی عرب نے دو دو سو پونڈ چندہ دیا ہے۔ کانگرس میں پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد۔ شاہ سعود اور وزیر اعظم کرنل ناصر شریک ہوں گے۔